OPEN ACCESS
Al-Qamar
ISSN (Online): 2664-4398
ISSN (Print): 2664-438X
www.alqamarjournal.com

دمامینی کی مصابیح الجامع: منہج واسلوب کا مطالعہ
Masābīh al-Jām' by *Damāmīnī*: A Study of Methodology

Muhammad Awais Nadeem
Research Scholar M. Phil (Islamic Studies), Khwaja Fareed University of Engineering & Information Technology (KFUEIT), Rahim Yar Khan
Dr. Majid Rashid
Khwaja Fareed University of Engineering & Information Technology (KFUEIT), Rahim Yar Khan

Abstract

This article studies the methodology of *Masābīh al-Jam'*, a commentary on *Sahīh al-Bukhārī* by *Imām Abu Bakr Damāmīnī,* along with a brief account of its author. It argues that this book is considered to be one of the most important commentaries of *Sahīh al-Bukhārī,* which has arranged to explain *Gharīb* words, solutions to Arabic problems, explanation of the ambiguities of isnads, lexical, syntactical and principled advantages and other points. *Imām Damāmīnī* has made valuable additions to the dictionary, eliminated the defects found in the commentaries before him. It is a simple and syntactic book. *Damāmīnī* has followed the tradition of *Zarqalī* in choosing the hadiths and spoke on the hadiths. *Damāmīnī* made special use of "*Al-Tawzih*" by *Ibn al-Mulqqin, Jalal al-Din Ibn al-Balqīnī's* book "*Al-Ifhām lima Waqa fi Bukhārī min al-Ibhām*" and *"Al-Tanqīh* of *al-Faz Al-Jām' al-Sahih*" by *Imam Zarkashi.* The Study reveals that about three thousand hadiths has been interpreted by *Damāmīnī.*

Keywords: Masābīh al-Jām', Sahīh al-Bukhārī, *Damāmīnī*

CC BY

تمہید

امام، علامہ، فقیہ، ادیب، شاعر، نحوی، لغوی، قاضی محمد بن ابو بکر بن عمر بن ابو بکر محمد بن سلیمان بن جعفر بن یحییبن حسین بن محمد بن احمد بن ابو بکر بن یوسف بن علی بن صلاح بن ابراہیم بد الرالدین القرشی المخزومی، السکندری، المالکی جو کہ دمامینی کے نام سے معروف ہیں۔ناصر الدین بن المنیر کی نسل میں سے ہیں۔[1] امام دمامینیؒ اسکندریہ شہر میں پلے بڑھے اور ابتدائی تعلیم اپنے باپ کے چچا شیخ عبد اللہ بن ابی بکر، عبد الوہاب القروی وغیرہ سے سماع کیا۔اپنی قوت حافظہ اور سرعت ادراک کی بدولے عربی اور ادب میں مہارت تامہ حاصل کی۔آپ نے اسکندریہ کے کئی یاک مدارس میں پڑھا۔قاضی ناصر الدین بن تنسی نے بطور قاضی آپکو اپنانائب مقرر کیا۔[2]

عہد امام دمامینی اور ان کی تصنیفی، تدریسی وعلمی خدمات

علامہ بدرالدین دمامینی اپنے زمانے کے بلند پایہ ادیب اور شاعر تھے آپ نظم ونثر کے میدان کے شہشوار تھے ہمیشہ ایسا کلام کہتے کہ سامعین ورطہ حیرت میں مبتلا ہو جاتے حافظ ابن حجر فرماتے ہیں آپ نظم ونثر میں فوقیت لے گئے[3] آپ نے ہمیشہ بلند پایہ شعر کیا اور عمدہ نظم کہی۔آپ نے شعر کہنے میں اپنے معاصر شعراء کے اسلوب کی پیروی نہیں کی بلکہ انوکھا اور منفرد انداز اپنایا ۔آپ کے کلام میں اکثر توریہ پایا جاتا ہے آپ کو اسی معاملے میں ید طولی حاصل تھا آپ کی نثری کتابت میں بھی کلام کی یہ خوبی بکثرت ظاہر ہوتی ہے آپ کی کتاب "تعلیق الفرائد علی تسہل الفوائد" اس کا بہترین نمونہ ہے آپ کی شاعری کا بیشتر موضوع غزل اور مدح پر مشتمل ہے اس کے علاوہ آپ نے پیچ دار، (مشکل) کلام بھی کیا ہے (پہیلیاں) اور آپ نے علم النحو اور علم العروض کے بارے میں بھی نظم لکھی ہے۔امام دمینیؒ نے اس میدان میں گرانقدر خدمات سرانجام دیں آپ نے بڑی اور چھوٹی کتابیں لکھیں۔شروحات لکھیں۔اسکے علاوہ آپ نے نحو، صرف، ادب، عروض اور علم حدیث میں کتابیں لکھیں۔آپ کا زیادہ تر تصنیفی کام نحوی اور لغوی اعتبار سے ہے۔آپ کی چند نمایاں تالیفات کا تعارف درج ذیل ہے۔اظہار التعلیل المعلق لوجوہ حذف عامل المعفول المطلق[4]۔اس کا مخطوطہ لیڈن یونیورسٹی ہالینڈ میں 231 نمبر کے تحت موجود ہے۔تحفۃ القریب فی الکلام علی مغنی اللبیب۔یہ نحو کے بارے میں ہے اصل میں یہ ابن ہشام الانصاری کی مغنی اللبیب پر حاشیہ ہے جسے امام دمامینی نے دو مرتبہ لکھا ہے۔۔پہلی مرتبہ یمن میں لکھا جہاں پر آپ کے شاگرد زین الدین عبادہ نے آپ سے یہ حاشیہ حاصل کیا لیکن یہ حاشیہ مکمل نہیں تھا اور نہ ہی اس حاشیے کو تحفُ الفریب کا نام دیا گیا جب امام دمامینی ہندوستان میں آئے تو انہوں نے اسی سے پہلے حاشیے سے رجوع کیا اور ایک نیا حاشیہ لکھا جس کا نام تحفۃ الفریب رکھا۔اسکے علاوہ ایک مخطوط نسخے موجود ہیں جیسا کہ

1. دارالکتب المعریۃ1757،1116،76
2. المکتبۃالازہریۃ(971)7571
3. مکتبۃالاوقاف عراق1493
4. "تعلیق الفرائد علی تسہیل الفوائد[5]

یہ کتاب ابن مالک کی کتاب تسہیل الفوائد کی شرح ہے امام دمامینی نے اسے ہندوستان میں لکھا اس کے کئی ایک نسخے مختلف مقامات پر موجود ہیں۔

مصابیح الجامع مصادر و ماٰخذ کا جائزہ

مصابیح الجامع میں امام دمینی نے درج ذیل تین کتب کو بالخصوص مصادر و مآخذ بنایا ہے:

1. ابن الملقن کی "التوضیح"
2. جلال الدین ابن البلقینی کی کتاب "الإفهام لما وقع في البخاري من الإبهام
3. امام زرکشی کی التنقیح لألفاظ الجامع الصحیح

مصابیح الجامع کے خصائص و منہج و اسلوب

کتاب کے نام کی تحقیق

1-حلب کے مکتبہ مدرسہ احمدیہ کے خطی نسخے کے حاشیہ میں لکھا ہے: کتاب مصابیح الجامع۔

2-اور اس کی تیسری جلد پہ لکھا ہے: الثالث من کتاب الجامع الصحیح

3-مطبوع میں اس مخطوط کے لیے «م» کی علامت لکھی گئی ہے۔[6]

4-اسی طرح مصر کے قومی کتب خانے میں موجود مخطوط کے حاشیہ میں بھی اس نام کو درج کیا گیا ہے۔ اور اس مخطوط کے لیے «ن» کی علامت مقرر کی گئی ہے۔

5-سلیمانیہ میں مکتبہ فاتح پاشا کے مخطوط کے پہلے ورق پہ بھی یہ ہی لکھا ہے۔

6-اس مخطوط کے لیے «ع» کی علامت درج ہے۔ البتہ اس کے حاشیہ میں کتاب کے عام خط سے ہٹ کر کسی دوسرے خط میں یہ بھی لکھا ہے

المجلد الأول من شرح البخاري للدماميني.

7-علامہ حطاب مالکی اپنی کتاب مواہب الجلیل میں کئی جگہ اس کو حاشیہ بخاری سے موسوم کیا ہے۔

8-اسی طرح اور کئی بھی علماء نے اس کا نام لیا ہے۔

9-کچھ علماء اس پر تعلیق دمامینی یا تعلیقۃ الدمامینی علی البخاری۔

10-علامہ دمامینی نے اپنی کتاب میں بہت سے مقامات پر خود تعلیق کا لفظ استعمال کیا ہے تو ممکن ہے علماء نے اسی وجہ سے اس پر تعلیق کا اطلاق کیا ہو۔

11-اس کتاب کے نام کے متعلق فیصلہ کن اور حتمی بات وہی ہے جو انہوں نے اس کتاب کے مقدمہ میں کہی ہے۔

اما بعد فهذه نكت ساطعة الانوار عالية المقدار إلي أن قال سميتها ب "مصابيح الجامع"

یہ روشنی بکھیرتے اور عالی قدر چند نکات ہیں۔۔۔ میں نے ان کا نام مصابیح الجامع رکھا ہے۔

12-اور شرح، حاشیہ اور تعلیق یہ سب اس تصنیف پر صادق آتے ہیں۔

13-اللہ کی توفیق سے ہمارے اس طبع پہ وہی نام لکھا گیا ہے جو مصنف نے اپنی کتابوں مقدمہ میں ذکر کیا ہے۔[7]

مؤلف کی طرف نسبت کتاب کا اثبات:

مکتبہ احمدیہ، فاتح پاشا اور قومی کتب خانے کے مخطوطات کے حواشی میں لکھا ہے۔ اور اس پر خود امام دمامینی کی تصریح کا تذکرہ بھی ہو چکا۔ اسی طرح کتاب کے مقدمہ میں ہے۔ یہ تالیف اس سفر میں ہو رہی ہے جو سلطان ابی الفتح احمد شاہ کے لیے ہندوستان کی طرف ہوا۔ یہ وہی ہیں جنہوں نے آپ کی اکثر مؤلفات کا تعارف کروایا جیسا کا مورخین نے ذکر کیا ہے۔ اور جس نے بھی آپ

کے سوانح لکھے ہیں اس نے بخاری پر آپ کی تعلیق کی نسبت کی صراحت کی ہے۔ علاوہ ازیں امام دمامینی کا اسلوب بھی اس پر دلالت کناں ہے۔ آپ ایسے ادیب اور لغوی ہیں کہ اپنی اس کتاب کے اوراق میں نحو ولغت کے مسائل اور اپنے اشعار سے بھر دیا ہے۔ اور ان چیزوں کو مصنفین نے آپ سے نقل کر کے اپنی کتب میں درج کیا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ آپ کے کئی اساتذہ نے بھی اس کی تصریح نقل کی ہے خصوصاً امام ابن عرفہ جلال الدین بلقینی وغیرہ نے۔ جیسا کہ آپ نے اپنی کتاب شرح مغنی اللبیب لابن ھشام میں کئی جگہ اس کا حوالہ دیا ہے۔[8] اس کے علاوہ بہت سے بیان کردہ مسائل اور جگہ جگہ موجود امور ہیں جو کتاب کے قاری کی اس بات پر راہنمائی کرتی ہیں کہ اس کے مؤلف جلیل القدر امام دمامینی رحمہ اللہ ہیں۔

کتاب میں مؤلف کا منہج

مؤلف رحمہ اللہ نے کتاب کے دیباچہ میں اپنے اس منہاج کی صراحت کی ہے جس کو انہوں نے مدنظر رکھا ہے کہتے ہیں۔:أما بعد فهذه نكت ساطعة الانوار عالية المقدار إلي أن قال علقتها علي ابواب منه أي صحيح البخاري و مواضع و فرقت كثيرا منها ،في زواياه ليستعين بها الناظر علي استخراج خباياه ."[9] یہ روشنی بکھیرتے اور عالی قدر چند نکات ہیں میں نے ان کو اس کتاب یعنی صحیح البخاری کے ابواب اور دیگر مقامات پر بطور حاشیہ لکھے ہیں اور ان میں سے بہت سارے اس کے مختلف گوشوں میں بکھیر دیے ہیں تاکہ ہر قاری اس کے چھپے ہوئے موتیوں کو پانے میں ان کو معاون و مددگار پائے۔ اور درج ذیل چیزوں پر مشتمل ہے۔

1. ایسے غریب الفاظ جن کو میں اس لائق تفسیر خیال کیا۔
2. ان کلمات کا اعراب جن کا اعجاز اس اعراب سے منسلک ہے۔
3. ایسے فوائد کا بیان جن کے پائے جانے سے ذوق سلیم حلاوت محسوس کرے اور اہل بیان ان معانی کی عمدگی پر انگشت بدنداں رہ جائیں۔
4. متن حدیث کے مفہوم پر مشتمل دلائل۔
5. قدیم وجدید قلیل الذکر غرائب کی تفریعات۔
6. ایسی چیزوں کا بیان جو عرصہ دراز سے لوگوں کی آنکھوں سے اوجھل تھیں۔[10]
7. ایسے نکات جو اس تالیف کے طرز میں انتہائی نفیس ہیں۔
8. اس کے علاوہ ایسے مباحث جو تازہ پھلوں کی سی مٹھاس سموئے ہوئے ہیں اور ایسے فوائد جن سے واقف شخص مشقت سے بچ جاتا ہے۔

پھر کہتے ہیں: میں نے اس کتاب میں مضمون کو لمبا نہیں کیا اور نہ ہی طوالت کی رسیوں کو دراز کیا ہے بلکہ اہم باتوں پر اقتصار کیا اور اس کے انوار کے ذریعے ان مشکلات سے پردہ ہٹایا جو انتہائی تاریک تھیں۔[11]

منہج سے متعلق صراحت

مؤلف نے اپنے منہج کی وضاحت میں مجمل طور پر یہ کچھ بیان کیا ہے۔ ایک بات کی تنبیہ ضروری ہے کہ یمن کی طرف سفر اور وہاں اقامت کے دروان انہوں نے احادیث پر مختصر تعلیق کا ارادہ کیا تھا۔ اور کتاب کے مطالعہ سے یہ بات عیاں ہوتی ہے کہ تقریباً تین ہزار احادیث ایسی ہیں کہ علامہ دمامینی نے ان کے مفردات اس کے نمایاں مبہمات کی تفسیر، ان کے ابواب وتراجم کی

وجوہات کی وضاحت پر صحیح البخاری کی روایت ابو ذر کو مد نظر رکھتے ہوئے گفتگو کی ہے جیسا کہ کتاب کتاب میں ہی کئی مقامات سے واضح ہوتا ہے احادیث کے انتخاب میں امام زرکشی کے منہج کی پیروی کرکے احادیث پر کلام کیا ہے بہت ہی کم جگہوں پر ان کے منہج کو چھوڑا ہے، ان کی کتاب کے زیادہ تر مواد کے خلاف برانگیختہ کرتے ہیں، بعض اوقات صراحتاً اور بعض مبہم طریقے سے، ان سے جو بھی نقل کرتے ہیں عام طور پر اس پر تنقید کرتے ہیں، اکثر تعاقبات میں درست ہیں، بعض استدراکات میں ان سے غلطی ہوئی ہے، ان تعاقبات کا اکثر حصہ عربی مسائل پر مشتمل ہے۔ امام زرکشی کے علاوہ دیگر علماء پر نقد و تعاقب کا خیال نہیں کیا۔

کتاب کی اہمیت و خصوصیات

1. اس کتاب کو صحیح البخاری کی ان اہم شروحات میں سے سمجھا جاتا ہے جنہوں نے غریب الفاظ کی وضاحت، اعرابی مشکلات کے حل، اسناد کے مبہمات کی توضیح، لغوی، نحوی اور اصولی فوائد اور دیگر نکات کو بیان کرنے کا اہتمام کیا ہے۔

2. دمامینی لغت اور نحو میں امامت کی وجہ سے حدیث کے عام شارحین، خصوصاً شارحین بخاری میں نمایاں مقام رکھتے ہیں۔ دمامینی ایسے شاعر اور ادیب ہیں ان کے بعد بہت سے شارحین نے ان کی کتاب میں آنے والے ان کے مضبوط علم کے خزانے سے سیرابی کے لیے ان کی پیروی کرتے رہے ہیں۔

3. اس کتاب میں انتہائی نفیس و نمایاں تحقیقات پر مشتمل کثیر تعداد میں تعقبات و استدراکات بکھرے پڑے ہیں جو قاری کے لیے نصوص نبویہ کے ساتھ تعامل کے حسن میں ثمر آور ہونے کا ذریعہ ہیں۔ خاص طور پر روایت اور رواۃ کے متعلق۔

4. بہت سی ایسی مفید اور قیمتی تحقیقات ہیں جو مصنف کے علاوہ کوئی اور پیش نہیں کر سکا، ان میں سے کچھ ایسی ہیں جو کسی تعاقب کے ضمن میں ہیں جب کئی ایسی ہیں جو بغیر کسی استدراک کے مستقل بالذات ہیں۔[12]

اور آخری بات یہ ہے کہ اس کا مطالعہ کرنے والا دیکھ لے گا کہ باقی شروحات میں اس اس کی قیمت اور قدر و منزلت کس قدر ہے۔ انہوں نے لغت میں قیمتی اضافے کیے، اس سے پہلے اور بعد کی شروحات میں پائے جانے والے نقائص کو ختم کر دیا، اسی لیے جب آپ اس کتاب بارے دمامینی کی مدح سرائی کے اقوال پڑھیں گے تو کوئی تعجب نہیں ہو گا کہتے ہیں۔ یہ کتاب ایسے روشن چراغ ہیں جن سے ثریا کو حسد ہے، منتشر الخیال شخص کے سامنے اس کے محاسن زندگی کی روشن بن کر آتے ہیں، جو شخص اس پر غور کرے گا اس کی قدر و قیمت جان لے گا، اور منصف جب اس کو پڑھے گا تو استحسان کی نظر سے دیکھے گا۔

کتاب پر چند ملاحظات

1. شارح عام طور جن مصادر سے نقل کرتے ہیں ان کا حوالہ دینے میں غفلت کرتے ہیں۔ انہوں نے زرکشی کی تنقیح، ابن الملقن کی توضیح، ابن منیر کے حاشیہ، الافہام لما وقع فی البخاری من الابہام سے بہت کچھ نقل کیا ہے مگر ان کا بہت کم جگہوں پر نام لیا ہے حتیٰ کہ بعض اوقات یوں بھی ہوا کہ امام زرکشی سے لغت کے متعلق مواد نقل کیا، اس کتاب کی تعلیق کے دوران ہم نے کئی جگہوں پر اس کی تنبیہ کی ہے۔

2. مخالف بارے سخت عبارتیں استعمال کرنا خصوصاً زرکشی اور ابن الملقن کے بارے، حیرت اس بات پر ہے کہ وہ اس کو طول بھی دیتے ہیں، حالانکہ انہوں نے زرکشی کی کتاب کو بنیاد بنایا ہے اور دوسرے ان کے شیخ ہیں اور ان کی کتاب توضیح سے بہت سا اخذ و استفادہ کیا ہے اگرچہ اس کی صراحت نہیں کی۔

3. علماء کے کلام کا اختصار کرتے وقت بعض اوقات وہم میں ڈال دیتے ہیں حالانکہ اسی بات کی وجہ سے انہوں زرکشی پر تنقید بھی کی ہے۔

مثلاً من وراء کم کے بارے کہتے ہیں بخاری کے ہاں میم پر زبر ہے اور ابن ابی شیبہ کے ہاں زیر ہے۔ انتھی۔ پڑھنے والا یہ ہی سمجھے گا کہ یہ مصنف ابن ابی شیبہ میں ہے جبکہ واقعہ یہ ہے کہ یہ ابن ابی شیبہ کی سند سے صحیح مسلم میں ہے۔ اور اسی طرح بخاری میں ابن المثنی وغیرہ کی سند سے ہے کہ بفتح من والھمزۃ۔[13] اور اگر وہ صراحت کر دیتے کہ میم کے کسرہ کے ساتھ ابن ابی شیبہ کی سند سے مسلم میں ہے تو زیادہ اچھا ہوتا اور اعتراض بھی باقی نہ رہتا۔ دوران تحقیق زیر اعتماد رہنے والے خطی نسخوں کا بیان:

اس کتاب کی تحقیق میں درج ذیل چار لائبریریوں کے خطی نسخوں پر اعتماد کیا گیا:

1. مکتبہ مدرسہ احمدیہ حلب۔

2. مکتبہ دار الکتب القومیہ قاہرہ۔

3۔ مکتبہ نور عثمانیہ ترکی

4. مکتبہ فاتح پاشا سلیمانیہ ترکی۔[14]

پہلا نسخہ:

یہ حلب کے مکتبہ مدرسہ احمدیہ میں محفوظ ہے اور اس پر باقاعدہ نمبرنگ لگی ہوئی ہے۔ اس کے تین اجزا ہیں جو دو جلدوں پر مشتمل ہیں۔ پہلی جلد میں اس کے اوراق اور ہر ورق کی سطروں کو شمار کیا گیا ہے، اوراق 978، ہر ورق پر 19 سطریں اور ہر سطر میں تقریباً دس کلمات ہیں۔ ایک کونے میں بخاری میں آنے والی کتب، اور ان کتب کے نام درج ہیں جن کو مؤلف نے اپنی کتاب میں بیان کیا ہے، چوتھے ورق پر لکھا ہے:"وقف مدرسة الأحمدية بمدينة حلب المحمية." 15"کہ یہ نسخہ حلب شہر (اللہ اس کی حفاظت فرمائے) مدرسہ احمدیہ کے لیے وقف ہے۔"پہلی جلد کا آغاز یوں ہوتا ہے:بسم الله الرحمن الرحيم، رب يسر وأعن وتمم بالخير يا كريم، قال العبد الفقير إلى الله تعالى محمد بن أبي بكر بن عمر المخزومي الدماميني المالكي -لطف الله به-: الحمد لله الذي جعل السنة النبوية ...[16]اور آخر میں یوں لکھا ہے:ولولا بنوها حولها لخطبتها. تم المجلد الثاني، ويتلوه المجلد الثالث من قوله: كتاب المناقب، من تجزئة ثلاثة، بعون الله تعالى وتوفيقه. [17]دوسری جلد تیسرے جز پر مشتمل ہے، اس کے 520 ورق ہیں۔ ایک کونے میں لکھا ہے:الثالث من کتاب «مصابیح الجامع الصحیح»،[18] اور اس میں بھی کتب کے نام درج ہیں۔ اس کا آغاز یوں ہو رہا ہے:بسم الله الرحمن الرحيم، وبه نستعين، كتاب: المناقب.وآخره: ولقد أحسن البخاري حيث افتتح كتابه بحديث: «إنما الأعمال بالنيات»؛ ... إلى أن يقول: وكان انتهاء هذا التأليف بزبيد من بلاد اليمن، قبل ظهر يوم الثلاثاء، العاشر من شهر ربيع الأول، سنة عشرين وثمان مئة ...[19]اور اس کے آخر میں درج ہے کہ مصنف کے نسخہ سے اس کا نسخ 874ھ کو ہند کے شہر کمایت میں ہوا۔ اس کے لیے «م» کی علامت لکھی گئی ہے۔

دوسرا نسخہ

یہ نسخہ مکتبہ نور عثمانیہ ترکی میں محفوظ ہے۔ یہ مکمل نسخہ ہے، اس کے 368 ورق ہیں ہر ورق کی دو طرفیں (صفحے) ہیں، ہر طرف پہ 33 سطریں ہیں، ہر سطر میں تقریباً 13 کلمات ہیں۔20اس کا آغاز یوں ہوتا ہے:قال الفقير إلى الله تعالى محمد بن أبي

بکر بن عمر المخزومي الدماميني المالكي -لطف الله به-: الحمد لله الذي جعل في خدمة السنة النبوية ... [21]اور آخر میں یوں ہے:ولقد أحسن البخاري - - حيث افتتح كتابه بحديث: «إنما الأعمال بالنيات»، إلى أن يقول: وكان انتهاء هذا التأليف بزبيد من بلاد اليمن، ...[22]نسخہ کے آخر میں جا کر عبارت مٹی ہوئی ہے۔ البتہ یوں ظاہر ہوتا ہے کہ اس کا نسخ 1022ھ کو ہوا۔ اور اس نسخہ کئی جگہ عبارت مٹی ہوئی ہے۔

اس نسخہ کے لیے «ج» کی علامت مقرر ہے۔

تیسرا نسخہ

یہ نسخہ مکتبہ فاتح پاشا سلیمانیہ ترکی میں 944 نمبر پر محفوظ ہے۔ یہ بھی مکمل ہے اور دو جلدوں پر مشتمل ہے۔ پہلی جلد میں 149 ورق ہیں، ہر ورق کی دو طرفیں ہیں، ہر طرف پہ 31 سطریں اور ہر سطر میں تقریباً 13 کلمات ہیں۔ اس کے آغاز میں لکھا ہے:بسم الله الرحمن الرحيم، اللهم صل على محمد وعلى آله وصحبه وسلم، قال العبد الفقير إلى الله تعالى محمد بن أبي بكر بن عمر المخزومي الدماميني المالكي -لطف الله تعالى به-: أما بعد: الحمد لله الذي جعل في خدمة السنة النبوية[23]اور آخر میں یوں ہے:عذبت امرأة في هرة حبستها» احتج به مالك على ورود.وبعده: يتلو هذا المجلد قوله: في السببية «من حشاش الأرض»، في المجلد الثاني.[24]دوسری جلد کے 160 ورق ہیں۔ اس کے شروع میں لکھا ہے:في السببية «من حشاش الأرض»، قال الزركشي: مثلث الحاء. [25]اور آخر میں یوں ہے:ولقد أحسن البخاري - حيث افتتح كتابه بحديث: «إنما الأعمال بالنيات» إلى أن يقول: تم «المصابيح على الجامع الصحيح»، والحمد لله على التمام، ونسأله حسن الخاتمة .... إلى يوم الدين، آمين. [26]یہ نسخہ بہت زیادہ ناقص ہے کثرت تصحیفات و تحریفات سے بھرا پڑا ہے، اس پر کئی مہریں لگی ہوئی ہیں۔ کتب وابواب کے عناوین اور تشریحی الفاظ کو سرخ روشنائی سے لکھا گیا ہے اس کے لیے «ع» کی علامت لکھی گئی ہے۔

چوتھا نسخہ

یہ نسخہ دار الکتب القومیہ قاہرہ مصر میں 474 نمبر پر موجود ہے۔ فقط ایک جلد پر مشتمل ہے۔ 228 ورق ہیں اور اس کے دو جز ہیں پہلا جز ورق نمبر 151 پہ ختم ہوتا ہے۔ اس میں دو طرفیں ہوتی ہیں، ایک طرف میں 22 سطریں اور ہر سطر میں تقریباً 10 کلمات ہیں اس کا آغاز یوں ہوتا ہے: بسم الله الرحمن الرحيم، وهو حسبي ونعم الوكيل، الحمد لله الذي جعل في خدمة السنة النبوية[27]اور آخر میں یوں ہے:إن هذا لمن الأمر البعيد الذي لا تسكن إليه نفس عاقل، والمصنف لا يحتاج إلى جميع ما ذكرناه من الإيضاح والبيان، والله أعلم، وهو الموفق للصواب، انتهى كلامه -. والحمد لله وحده، وصلى الله على سيدنا محمد وعلى آله وصحبه وسلم. يتلوه في الجزء الذي يليه: باب: فضل الحرم ﴿أولم نمكن لهم حرما آمنا﴾ [القصص:٥٧] .[28]یہ نسخہ عمدہ ہے اس میں پہلے دو نسخوں کی نسبت تصحیفات و تحریفات کم ہیں۔ اس کے حاشیہ میں کچھ تصویبات اور تصحیحات بھی درج ہیں۔ میں نے اس کے حاشیہ میں ان جگہوں پر مطلب کے نام سے عناوین لکھے ہیں۔ امام دمامینی کا الفتح الربانی فی الرد علی التبیانی کے نام سے رسالہ بھی دار الکتب القومیہ قاہرہ، مصر میں 622 حدیث نمبر پر مخطوطات میں موجود ہے۔ اس کے 14 ورق ہیں۔ یہ نسخہ تام ہے اور اس کے آخر میں نسخ کی تاریخ 1180ھ درج ہے۔

دمامینی رحمہ اللہ کا منہج استدراک

لغت میں استدراک کا معنی ہے سامع کا ازالہ وہم کا مطالبہ کرنا۔ اصطلاحی طور پر استدراک سے مراد ہے سابقہ کلام میں پیدا ہونے والے وہم کو ختم کرنا۔ علامہ کفوی کہتے ہیں استدراک سے مراد ہے سابقہ کلام میں پیدا ہونے والے وہم کو اس طرح دور کرنا جیسے کسی چیز کا استثنٰی کیا جاتا ہے۔ دمامینی کے استدراک میں پائے جانے والے الفاظ: دمامینی نے دوران استدراک مختلف اسلوب اختیار کیے ہیں؛ مثلاًوہ کہتے ہیں:

1. وفی قولہ مسامحۃ:[29]

ان کی بات میں تسامح ہے۔

2. وھذا علی اطلاقہ لایصح:[30]

یہ بات توکسی صورت درست نہیں ہوسکتی۔

3. وانماالصواب التفصیل:[31]

راجح بات یہ ہے کہ اس مسئلہ میں تفصیل پائی جاتی ہے۔

4. وقلت آخر الکلام یدفع اولہ:[32]

میرا خیال ہے کلام کا آغاز واختتام ایک دوسرے کا رد کر رہے ہیں۔

5. لاتعین فی الکلام:[33]

میں کہتاہوں یہ بات متعین نہیں ہے۔

6. قلت ھذا وھم:34

میرے خیال میں یہ وہم ہے۔

دمامینی کا طریقہ استدراک

1. پہلے زرکشی کا بیان کردہ مسئلہ ذکر کرتے ہیں پھر قلت کہہ کر اس کا استدراک کرتے ہیں۔

2. استدراک میں زرکشی کے قول کا رد، غلطی کی وضاحت پھر اپنی رائے کے مطابق صحیح قول ذکر کرتے ہیں۔[35]

ان کے استدراک کا عمومی طریقہ یہ ہی ہے۔

3. زرکشی کے قول میں پائے جانے والے کسی نقص کو ختم کرکے اس بات کو مکمل وتمام ذکر کرنا۔

4. زرکشی کی تفسیر میں پائے جانے والے غموض کا بیان اور التباس کا ازالہ بھی ہوتا ہے۔ کیوں کہ بعض اوقات یہ سمجھتے ہیں کہ زرکشی کی عبارت واضح نہیں ہے یا اس میں کوئی التباس ہے یا ممکن ہے کہ پڑھنے والا اس کا غلط مطلب سمجھ بیٹھے تو ایسے موقع پر وضاحت وتنبیہ کرکے کلام کا مدعا بیان کرتے ہیں۔

5. اور بعض استدراکات کا تعلق ان عبارتوں سے ہے جن میں زرکشی نے ایسی چیز پر اقتصار کیا جو الٹ معنٰی ومفہوم کا وہم پیدا کرسکتی ہے۔ دمامینی اس کی ممکنہ صورتیں ذکر کرتے ہیں۔[36]

دمامینی نے زرکشی پر جو استدراک کیا ہے اس نمایاں ترین سبب یہ ہے کہ بعض اوقات کلام میں اجمال ہوتا ہے جس کی وضاحت و شرح اور تفصیل کی ضرورت ہوتی ہے، اور بعض اوقات ان کا استدراک عبارت کی اس طرز و ترتیب پر ہوتا ہے جو نحوی قواعد کے خلاف ہو۔

مصابیح الجامع پر سابقہ علمی کام

علامہ دمامینی کی مصابیح الجامع الصحیح پر ایک مقالہ موجود ہے:"تعقبات العلامة بدر الدين الدماميني في كتابه مصابيح الجامع الصحيح علي الإمام بدر الدين الزركشي" ۔ 37یہ جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ میں کلیہ لغہ کے معاون استاد ڈاکٹر علی بن سلطان حکمی کا مقالہ ہے۔ اس میں وہ دمامینی کے کچھ استدراک ذکر کرتے ہوئے دمامینی اور زرکشی کے اقوال کی توجیہ بیان کرتے ہیں، نفس مسئلہ پر روشنی نہیں ڈالتے۔ اس کا بڑا فائدہ یہ ہے اس میں ان تمام محققین کے لیے ترغیب و مہمیز موجود ہے جو مصابیح الجامع الصحیح کے دراسہ، زرکشی پر دمامینی کے اصول نحویہ میں استدراکات کا تتبع، احاطہ استدراکات اور اس فن کے اولین علماء کی آراء طرف رجوع کرنے میں دلچسپی رکھتے ہیں۔

خلاصۂ کلام

اس کتاب کو صحیح البخاری کی ان اہم شروحات میں سے سمجھا جاتا ہے جنہوں نے غریب الفاظ کی وضاحت، اعرابی مشکلات کے حل، اسناد کے مبہمات کی توضیح، لغوی، نحوی اور اصولی فوائد اور دیگر نکات کو بیان کرنے کا اہتمام کیا ہے، امام دمامینیؒ نے لغت میں قیمتی اضافے کیے، اس سے پہلے اور بعد کی شروحات میں پائے جانے والے نقائص کو ختم کر دیا، منہج کے اعتبار سے مصابیح الجامع ایک صرفی نحوی شرح ہے، دمامینی لغت اور نحو میں امامت کی وجہ سے حدیث کے عام شارحین، خصوصاً شارحین بخاری میں نمایاں مقام رکھتے ہیں۔ اور علامہ دمامینیؒ نے احادیث کے انتخاب میں امام زرکشیؒ کے منہج کی پیروی کر کے احادیث پر کلام کیا ہے بہت ہی کم جگہوں پر ان کے منہج کو چھوڑا ہے مگر زیادہ تر مقامات پر صراحتاً اور بعض مقامات پر مبہم طریقے سے امام زرکشیؒ پر تنقید بھی کی گئی، اس شرح میں امام دمامینیؒ نے ابن الملقنؒ کی "التوضیح"، جلال الدین ابن البلقینیؒ کی کتاب "الإفهام لما وقع في البخاري من الإبهام" اور امام زرکشیؒ کی "التنقیح لألفاظ الجامع الصحیح" سے بالخصوص استفادہ کیا ہے، اس شرح میں شرح میں بے جا تاویلات بیان نہیں کی گئیں بلکہ اختصار اور جامعیت کو ملحوظ رکھا گیا ہے، اور کتاب کے مطالعہ سے یہ بات عیاں ہوتی ہے کہ تقریباً تین ہزار احادیث ایسی ہیں کہ علامہ دمامینیؒ نے ان کے مفردات اس کے نمایاں مبہمات کی تفسیر، ان کے ابواب و تراجم کی وجوہات کی وضاحت پر صحیح البخاری کی روایت ابوذر کو مد نظر رکھتے ہوئے گفتگو کی ہے۔

References

[1] Shams al-Din Sakhawi, *Al-Dhaw al-Lāmi*‘(Beirut: Dār al-Jail, 1992), 7: 184.
[2] Sakhawi, Shams al-Din, *Al-Dhaw al-Lāmi*‘, 7: 185.
[3] Ibn Hajar al-Asqalānī, *Anbā al-Ghamr*, 7: 92.
[4] Al-Zarqali *Al-Alam Li Zarqali* ,6: 57.
[5] Al-Shukani, *Al-Badr al-Tāl*‘ *Li Shukānī*, vol. 2, p. 150
[6] Imam Damāmīnī, *Muqadama Masābīh al-Jām*‘ (Qatar: Adarat al-Shawun al-Islamiyya, 1430 AH), 8.
[7] Damāmīnī, *Muqadama Masābīh al-Jām*‘ , 12.
[8] Damāmīnī, *Muqadama Masābīh al-Jām*‘ , 12.

[9] Damāmīnī, *Muqadama Masābīh al-Jām'* , 15.
[10] Damāmīnī, *Muqadama Masābīh al-Jām'* , 18.
[11] Damāmīnī, *Muqadama Masābīh al-Jām'* , 120.
[12] Damāmīnī, *Muqadama Masābīh al-Jām'* , 23.
[13] Damāmīnī, *Muqadama Masābīh al-Jām'* , 25
[14] Damāmīnī, *Muqadama Masābīh al-Jām'* , 23.
[15] Damāmīnī, *Muqadama Masābīh al-Jām'* , 25.
[16] Damāmīnī, *Muqadama Masābīh al-Jām'* , 26.
[17] Damāmīnī, *Muqadama Masābīh al-Jām'* , 26.
[18] Damāmīnī, *Muqadama Masābīh al-Jām'* , 27.
[19] Damāmīnī, *Muqadama Masābīh al-Jām'* , 27.
[20] Damāmīnī, *Muqadama Masābīh al-Jām'* , 28.
[21] Damāmīnī, *Muqadama Masābīh al-Jām'* , 30.
[22] Damāmīnī, *Muqadama Masābīh al-Jām'* , 32.
[23] Damāmīnī, *Muqadama Masābīh al-Jām'* , 33.
[24] Damāmīnī, *Muqadama Masābīh al-Jām'* , 34.
[25] Damāmīnī, *Muqadama Masābīh al-Jām'* , 35.
[26] Damāmīnī, *Muqadama Masābīh al-Jām'* , 35.
[27] Damāmīnī, *Muqadama Masābīh al-Jām'* , 38.
[28] Damāmīnī, *Muqadama Masābīh al-Jām'* , 39.
[29] Damāmīnī, *Muqadama Masābīh al-Jām'* , 42.
[30] Damāmīnī, *Muqadama Masābīh al-Jām'* , 45.
[31] Damāmīnī, *Muqadama Masābīh al-Jām'* , 45.
[32] Damāmīnī, *Muqadama Masābīh al-Jām'* , 45.
[33] Damāmīnī, *Muqadama Masābīh al-Jām'* , 47.
[34] Damāmīnī, *Muqadama Masābīh al-Jām'* , 48.
[35] Damāmīnī, *Muqadama Masābīh al-Jām'* , 49.
[36] Damāmīnī, *Muqadama Masābīh al-Jām'* , 52.
[37] Damāmīnī, *Muqadama Masābīh al-Jām'* , 53.